Digitized By Khilafat Library Rabwah

162

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ———— یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰	۲۰ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ش	۹ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ	۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

کل دوپہر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے اپنے لڑکے چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کی دعوت ولیمہ پر دعوت ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہوئے اور دعا فرمائی۔ یہ نکاح امۃ المجید صاحبہ بنت جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔ ۱۷ تاریخ دوسو کے قریب خواتین کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ آج عصر کے بعد شیخ چراغ الدین صاحب محلہ دارالرحمت

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

مسلمانوں کیلئے خاص مذہبی کتب اور دینی لٹریچر کی ضرورت

وہ علماء جنہوں نے سہولت پسند اور آرام طلب مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں یہ زہر داخل کر کے انہیں نکما اور دست و پاشکستہ بنا دیا۔ کہ انہیں اسلام کی اشاعت و حفاظت کے لئے اور اپنی ترقی و بہبودی کے لئے خود کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتر کر اور حضرت امام مہدی زمین سے ظہور پذیر ہو کر بزور شمشیر تمام دُنیا کو مسلمان بنا دیں گے۔ اور جو لوگ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں گے۔ انہیں موت کے گھاٹ اتار کر ان کی حکومتیں ان کے اموال اور ان کی جائدادیں مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے پھر وہ علماء جن کے نزدیک اشاعت اسلام کا صرف ایک ہی ذریعہ تھا۔ اور وہ تلوار کے ذریعہ جہاد۔ وہ اُٹھتے بیٹھتے جہاد جہاد پکارتے رہتے تھے۔ گو خود اس پر عمل کرنے کی انہوں نے کبھی کوشش نہ کی۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس لئے بھی تمسخر اُڑایا کرتے تھے۔ کہ آپ تحریر و تقریر کے ذریعہ نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بناتے۔ اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ وہ اب خود مسلمانوں کے لئے خاص مذہبی کتابیں۔ اور مذہبی لٹریچر مہیا کرنا ضروری قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ کانگرس کو بمنزلہ واجب الاطاعت حکمران سمجھنے والی جمعیۃ العلماء ہند کے ناظم مولوی احمد سعید صاحب نے "ناظم مؤتمر المصنفین" کا بھیس بدل کر ایک اعلان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

"ایک مدت سے مجھے خیال تھا کہ دہلی میں ایک ایسے ادارے کی تشکیل کی جائے۔ جو مسلمانوں کے لئے خاص مذہبی کتابیں۔ اور مذہبی لٹریچر مہیا کرے۔ نیز احادیث کی جن کتابوں کا ترجمہ اب تک علماء کرام نے کیا ہے۔ ان کو مروجہ اُردو زبان میں از سر نو لکھا جائے۔ کیونکہ سابقہ تراجم کی اردو ایسی غیر مانوس ہو گئی ہے۔ کہ آج کل اس سے فائدہ اٹھانا۔ اور رہنمائی حاصل کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کے وہ تراجم جو تیرھویں صدی کے وسط میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں کئے گئے۔ اور جو ترجمہ کے اعتبار سے بہترین تراجم کہے جا سکتے ہیں۔ ان کی زبان بھی اس قدر غیر مانوس ہو گئی ہے۔ کہ ان تراجم سے قرآن شریف کے مطلب اور مفہوم کو سمجھنا تو کجا پڑھنے والوں کی طبیعت اُلجھنے لگتی ہے۔"

(انقلاب ۹ اکتوبر)

قطع نظر اس سے کہ گزشتہ علماء جنہوں نے محض خدمت دین کے طور پر مسلمانوں کے لئے مذہبی کتابیں لکھیں۔ اور مذہبی لٹریچر مہیا کیا جس سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ ان کی سخت بے قدری کرتے ہوئے افسوسناک احسان ناشناسی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا جو طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار فرمایا۔ اور جس پر علماء ہنسی اور تمسخر اڑاتے رہے۔ وہی اب وہ خود اختیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر اس میں کیا وہ کامیاب ہو سکتے ہیں قطعاً نہیں۔ کتابیں تصنیف کر لینا اور بات ہے۔ اور ان میں رُشد و ہدایت کا پایا جانا اور قلوب کی درستی و اصلاح میں کارگر ثابت ہونا شئے دیگر "مذہبی" اور "خالص مذہبی" کتابوں کے طومار کیا پہلے سے موجود نہیں۔ یقیناً موجود ہیں۔ ان کی زبان کو ناقابل فہم قرار دینا دراصل ان کے بے اثر ہونے کا اعتراف کرنا ہے۔ ورنہ ان کے پڑھنے اور سمجھنے میں کیا دقت ہو سکتی ہے جبکہ ان سے بہت پہلے کی کتابیں دیگر مذاہب کے لوگوں کے پاس موجود ہیں جن کو بدلنے کا انہیں کبھی خیال بھی نہیں آیا۔

پس جب ان علماء کی لکھی ہوئی دینی اور مذہبی کتب اب بے اثر ہو گئیں۔ جو للّٰہیت خشیت اللہ تقوےٰ و طہارت میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ اور موجودہ زمانہ کے علماء اس لحاظ سے ان کی خاک کو بھی نہیں پہونچ سکتے۔ تو ایسے علماء کی "مؤتمر المصنفین" کے لئے کیونکر ممکن ہے کہ وہ کوئی ایسی کتابیں تصنیف کر سکے۔ جن سے مسلمانوں کی مذہبی حالت میں انقلاب برپا ہو جائے۔ دین کے متعلق ان میں جو بے رغبتی۔ اور لا پرواہی پائی جاتی ہے وہ دُور ہو سکے۔ اور وہ نہ صرف خود اسلام کی تعلیم پر عامل ہو جائیں۔ بلکہ دُوسروں کو بھی حلقہ بگوش اسلام بنانے کی سعی کریں۔

ناظم صاحب مؤتمر نے یہ تو ذکر کیا ہے کہ اہل خیر طبقہ کی ہمت افزائی کے نتیجہ میں "اس وقت تک مؤتمر المصنفین کی جانب سے دو کتابیں "بلاکشان اسلام" اور "رسُول کی باتیں" شائع ہو چکی ہیں"۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت میں کیا تغیر ہوا زیادہ نہ سہی۔ تھوڑا ہی سہی۔ مگر کچھ نہ کچھ تو ہونا چاہیئے۔ ورنہ کسی کا ان کتب کو خرید کر اپنے کتب خانہ میں رکھ دینا۔ یا قصہ کہانی کے طور پر پڑھ لینا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

بیشک مسلمانوں کو خاص مذہبی کتابوں اور مذہبی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ مگر یہ لٹریچر اور یہ کتابیں کسی مؤتمر المصنفین کی نہیں بلکہ مامور من اللہ۔ اور رسُول اللہ کی ہونی چاہئیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں ہیں۔ نیز آپ کے خلفائے کرام کی۔ اور دیگر خدام کی۔ کہ وہ بھی اسی نور کی شعاعیں ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال جماعت ہائے ریاست جموں کشمیر پونچھ کا دورہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ عہدہ داران و احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون کر کے فرائض متعلق معائنہ حسابات و فراہمی چندہ وغیرہ میں ان کی امداد فرمائیں۔ ناظر بیت المال

قرآن کریم کس کا ہے؟ مورخہ ۲۸ ستمبر کو میں قادیان سے واپس بنگہ آرہا تھا۔ کہ قادیان سے چلنے والی گاڑی میں سے ایک قرآن کریم مترجم جو کہ نظارت تعلیم و تربیت کا منظور کردہ ترجمہ ہے ملا۔ جس صاحب کا ہو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دے کر منگوا لیں۔ عطا محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر

ذیابطیس کے لئے مجرب دوا کی ضرورت میری والدہ صاحبہ مرض ذیابطیس میں مبتلا ہیں۔ اور اب اس کی وجہ سے بدن پر پھوڑے نکل رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو مجرب دوا کا علم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ اور ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری ۵۲۳۶ فٹر لوکو ٹول شاپ مغلپورہ

سپاس تعزیت میری اہلیہ کی وفات پر جن دوستوں نے بذریعہ خطوط ہمدردی اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ میں ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس نیکی کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار فضل محمد دوکاندار قادیان

جماعتوں سے درخواست اگر کسی جماعت کو کسی استاد کی درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کے لئے ضرورت ہو تو بندہ اس خدمت کے لئے حاضر ہے۔ خاکسار جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیم یافتہ ہے۔ مولوی فاضل تک تعلیم ہے اور سلسلہ احمدیہ کے مسائل سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہے۔ خاکسار حافظ کرم الٰہی گوئیکی گجرات

درخواست ہائے دُعا (۱) ماسٹر محمد مولاداد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بعارضہ بخار اور ان کی اہلیہ صاحبہ تین ماہ سے بعارضہ سنگرہنی بیمار ہیں (۲) محمد زاہد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ شورکوٹ کا اکلوتا بھتیجا قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے (۳) چودھری غلام احمد صاحب مینیجر کنری جننگ فیکٹری سندھ بعارضہ یرقان بیمار ہیں (۴) نائک محمد اسمٰعیل صاحب (سوتھ انڈیا) بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۵) منشی محمد صدیق صاحب کاتب دارالبرکات کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۶) ماسٹر فضل داد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی چھوٹی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۷) ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب معالج چشم قادیان اپنے بھائی عبد الستار صاحب کے لئے جو آجکل مصر میں ہیں۔ اور اپنے دوسرے بھائی عبد الرشید صاحب کے لئے جو بنگال میں ہیں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں خیریت سے رکھے۔ (۸) محمد کریم خان صاحب دارالبرکات کی صحت ایک ماہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ (۹) شیخ انوار رسول صاحب دہلی کی ہمشیرہ اور والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں (۱۰) غلام احمد و غلام نبی صاحبان جو آجکل ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں ہیں انہیں ایک جرم میں سزائے موت ہو چکی ہے۔ اب انہوں نے پریوی کونسل میں اپیل کی ہوئی ہے۔ وہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی رہائی کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائی جائے۔ (۱۱) منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ چندوسی صوبہ یوپی سلسلہ کے ایک کام کی سرانجام دہی کے لئے گئے ہوئے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ کہ انکی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی جائے۔ (۱۲) فقیر اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت گنج تحریر کرتے ہیں۔ کہ بندہ کی اہلیہ گذشتہ ستمبر سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بچے بھی بیمار ہیں احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کے محبوب بندوں کی مخالفت سے ایمان سلب ہو جاتا ہے

"حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من عادلی ولیاً فاذنتہ للحرب۔ یعنی جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔ وہ گویا میرے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہو۔ ایسی محبت جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے۔ اور ایک اور شخص بار بار کہے کہ یہ مر جائے۔ یا اور اسی قسم کی دلآزاری کی باتیں کرے۔ اور اسے تکلیف دے تو وہ شخص اس سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ اور وہ باپ جس کے بچے کے لئے کوئی بد دعائیں کر رہا ہے۔ یا رنجیدہ کلمات اس کے حق میں کہہ رہا ہے۔ ایسے شخص سے کب محبت کر سکتا ہے۔ اسی طرح پر اولیاء اللہ بھی اطفال اللہ کا رنگ رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جسمانی بلوغ کا چولا اتار دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے آغوش رحمت میں پرورش پاتے ہیں۔ وہ ان کا متولی متکفل اور ان کے لئے غیرت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص (خواہ وہ کیسا ہی نماز روزہ رکھنے والا ہو) ان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور ان کے دکھ دینے پر کمربستہ ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش مارتی ہے۔ اور ان مخالفت کرنے والوں پر ان کا غضب بھڑکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے ان کے ایک محبوب کو دکھ دینا چاہا ہے۔ اس وقت پھر نہ وہ نماز کام آتی ہے نہ روزہ کیونکہ نماز اور روزہ کے ذریعہ سے اسی ذات کو خوش کرنا تھا۔ جس کو ایک دوسرے فعل سے ناراض کر لیا ہے۔ پھر وہ رضا کا مقام کیونکر ملے"

(الحکم ۱۷ و ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

قادیان ۱۸ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۷۔ ۱۸ اکتوبر کو ہوا۔ اس کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے مشرق کا میدان تجویز کیا گیا۔ جہاں بیرونی اور مقامی خدام کی رہائش کا بھی انتظام تھا۔ اور ان کی دوسری سرگرمیوں کے لئے بھی۔ گورداسپور۔ لائل پور۔ لاہور۔ امرتسر دہلی۔ بمبئی کراچی۔ بریلی۔ حیدرآباد دکن۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ دانہ زید کا۔ دنیا پور گجرات۔ جالندھر ہوشیارپور وغیرہ مقامات سے خدام کی پارٹیاں آئیں۔ دونوں روز نوجوانوں کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ چکھنے سونگھنے دیکھنے اونچی آواز۔ ذہانت کے بھی مقابلے ہوئے۔ مختلف اوقات میں جلسے بھی کئے گئے۔ جن میں سید بہاول شاہ صاحب امرتسر۔ مولوی عبد السلام عمر۔ خلیل احمد صاحب ناصر۔ چودھری مشتاق احمد صاحب۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تقریریں ہوئیں۔ ۱۷ اکتوبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ چھ بجے کے قریب کیمپ میں تشریف لائے۔ حضور نے کبڈی کا میچ ملاحظہ فرمایا اور مقابلہ کے بعد دونوں ٹیموں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد سارے کیمپ کا معائنہ فرمایا۔ اور مغرب و عشاء کی نمازیں کیمپ میں ہی پڑھائیں۔

آج کے اجلاس عام میں صدر اور سیکرٹری کا انتخاب ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب باتفاق صدر اور خلیل احمد صاحب ناصر کثرت آراء سے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ ۱۲ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے۔ حضور کے سامنے آگ بجھانے فسٹ ایڈ اور لاٹھی کی لڑائی کی مشق کے نظارے دکھائے گئے۔ اس کے بعد حضور نے تمام کھیلوں میں اول و دوم رہنے والوں کو اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر میں حضور نے ایک مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں خدام الاحمدیہ کو بعض اہم ہدایات دیں۔ یہ تقریر ۱½ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ بعد میں حضور نے دعا فرمائی۔ اور عہد نامہ کے دہرانے پر اجتماع برخاست ہوا۔

164

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مُہرِ نبوّت

حدیث :- سائب بن یزید صحابی سے روایت ہے۔ جب میں چھوٹی عمر کا تھا۔ مجھے میری خالہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں لے گئی۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ۔ میرا بھانجا بیمار ہے دُعا کیجئے۔ راوی کہتے ہیں۔ فمسح راسی ودعا لی بالبرکۃ ثمّ توضّأ فشربت من وضوئہٖ ثمّ قمت خلف ظھرہٖ فنظرت الیٰ خاتم النبوۃ بین کتفیہ مثل زرّ الحجلۃ ؛؛

ترجمہ :- آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور میرے لئے برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر آپؐ نے وضو کیا۔ اور میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میں نے نبوت کی مُہر دیکھی۔ جو کہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان چھپر کھٹ کے مانند تھی ؛؛

تشریح :- اس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک پر جو گوشت کا ٹکڑا انگوٹھی نما شکل کا بڑھا ہوا تھا۔ صحابہ رضؓ اس کو رسولی جسم کا اُبھار۔ یا جسم کا داغ نہیں کہتے تھے۔ بلکہ وُہ چونکہ انگوٹھی کی شکل کے مشابہ تھا۔ اس لئے صحابہ رضؓ اس کو خاتم نبوت کہا کرتے۔ اور مہر نبوت اس کا اُردو ترجمہ ہے۔ لفظ خاتم کے معنے غیر احمدی وغیر مبائعین آخر کے کرتے ہیں لیکن ہم احمدی مُہر کے کرتے ہیں۔ اور یہی درست ہیں۔ قرآن مجید میں وما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیّین آیا ہے۔ اس آیت میں غیر احمدی وغیر مبائعین خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کرتے ہیں۔ لیکن ہم احمدی نبیوں کی مہر یعنی ان کی تصدیق کرنے والا کرتے ہیں۔ اس امر کا تو کوئی ایسا شخص جس نے ابتدائی ریڈر عربی کی پڑھی ہو۔ انکار نہیں کر سکتا۔ کہ خاتم کے معنے انگوٹھی اور مُہر کے ہیں۔ جیسا کہ آتا ہے۔ خاتم فضّۃ۔ اس کی تائید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل سے بھی ثابت ہوتی ہے چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد جب آپؐ مختلف شاہان وقت قیصر۔ کسریٰ۔ نجاشی۔ مقوقس وغیرہ نیز دیگر امراء کو تبلیغی خطوط ارسال فرمانے لگے۔ تو کہا گیا۔ کہ ھم لا یقبلون یعنی وُہ بغیر مُہر کے کوئی خط نہیں لیتے۔ فاتخذ خاتم فضّۃ۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بطور مہر استعمال کرنے کے لئے بنوائی۔ اور اس کا نقش اس طرح تھا (اللہ رسول محمد) تب خطوط روانہ کئے گئے۔ فتاوے و دیگر احکام پر اسی لئے مُہر لگائی جاتی ہے۔ تا وُہ مصدقہ تسلیم کئے جائیں۔ پس یہ ایک قوی دلیل ہے اس امر کی۔ کہ خاتم انگوٹھی اور مہر کو کہتے ہیں۔ اب ہم اس آیت کے شانِ نزول کو لیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص زید بن حارثہ کو عرب کے رواج کے مطابق متبنّٰی بنایا۔ اور وُہ زید بن محمدؐ کہلایا جانے لگا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس رسم کو ختم کیا جائے۔ اور حکم دیا۔ ادعوھم لاٰبائھم۔ یعنی لے پالک کو ان کے باپ کے نام سے بلاؤ۔ چنانچہ آپ نے یہ رسم منسوخ قرار دے دی۔ اور وُہ شخص پھر زید بن حارثہ کہلانے لگا۔ جب حضور علیہ السلام نے زید کی مطلقہ بیوی سے شادی کی۔ تو تمام عرب میں شور برپا ہو گیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے شادی کر لی ہے۔ اس اعتراض کو دفع کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہُوئی۔ وما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم۔ یعنی اے لوگو۔ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ اس آیت کے نزول کے وقت آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ حضرت خدیجہ کے بطن سے جو نرینہ اولاد ہُوئی۔ وُہ فوت ہو چکی تھی۔ اور ابراہیم جو کہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ وُہ بعد میں پیدا ہُوئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہ ہُوئے۔ تو بہو کے ساتھ شادی کے کیا معنے ؟ کفار کا یہ اعتراض تو اس آیت سے دُور ہو گیا۔ لیکن انہوں نے پھر یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ محمدؐ تو اولاد نرینہ سے محروم ہے۔ اور یہ نقص ہے۔ دُنیاوی نظر سے یہ اعتراض ان کا معقول اور وزنی تھا۔ کیونکہ اولادِ نرینہ سے محرومی ایک قسم کا نقص خیال کیا جاتا ہے۔ خدا نے کفار کے اس اعتراض کو بھی رد فرما دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ ولکن رسول اللہ۔ بے شک محمدؐ کے اولاد نرینہ نہیں۔ لیکن بلحاظ خدا کے رسول ہونے کے وُہ اپنی تمام اُمت کا روحانی باپ ہے۔ اور یہ اس درجہ سے بڑھ کر درجہ ہے۔ کیا ہُوا۔ اگر اس کی جسمانی اولاد نہیں اس سے آپ کی شان میں تو کمی نہیں آتی جب اس اعتراض کا حل بھی ہو گیا۔ تو ایک اور اعتراض وارد ہوتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا خصوصیت ہوئی جیسے وُہ خدا کے نبی۔ رسول ہیں۔ ویسے نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسےٰؑ وغیرہم تھے وُہ بھی اپنی قوم کے روحانی باپ تھے۔ یہ استدلال واقعی قوی ہے۔ لیکن خدا نے اس کو بھی باطل کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ محمدؐ رسول کے علاوہ خاتم النبیین بھی ہے۔ یعنی محمدؐ نہ صرف اور رسولوں کی طرح ایک رسول ہے بلکہ یہ نبیوں کی مُہر تصدیق کرنے والا بھی ہے۔ کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر تصدیق نہ ہو۔ لیکن غیر احمدی وغیر مبائعین کہتے ہیں۔ کہ آپ صرف ایک رسول تھے۔ اور آپ سلسلہ رُسل کو ختم کرنے والے تھے۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رُسل سابقہ پر کیا فضیلت ہُوئی۔ لیکن ہم احمدی کہتے ہیں۔ کہ آپ انبیاء کے لئے بطور مہر (تصدیق) ہیں۔ یعنی جب تک کسی نبی کے متعلق آپ کی خاتم نبوت تصدیق نہ کرے۔ اس نبی کی نبوت شک میں ہو گی۔ آپ کی مہر نبوت کی تصدیق کی مثال میں کئی اور انبیاء کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی ہیں۔ حضرت مسیح۔ اور حضور علیہ السلام کے دعوےٰ نبوت میں صرف چھ سو برس کا فاصلہ ہے اور آپ نے فرمایا۔ لیس بینی وبینہ رسولا۔ اتنے قریبی زمانہ میں ہونے کے باوجود حضرت مسیح کی نبوت صرف آپ کی مُہر نبوت کی تصدیق سے ثابت ہُوئی۔ ورنہ دُنیا کی دوسری اور کوئی قوم ان کی نبوت تسلیم نہیں کرتی دُنیا میں تین قومیں ایسی ہیں۔ جو حضرت مسیح کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ایک یہودی ان کا تعلق آپ سے آپ کی نبوت کو ماننے کا نہیں بلکہ ان کا تعلق اس طرح کا ہے۔ انا قتلنا المسیح عیسٰی ابن مریم رسول اللہ یعنی یقیناً ہم نے (یہود) مسیح عیسےٰ ابن مریم کو قتل کر دیا۔ جو اللہ کا رسُول کہلاتا۔ دوسری قوم عیسائی ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ۔ یعنی عیسائی حضرت عیسےٰ کی نبوت تسلیم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔ خدا کا اقنوم تھا۔ یعنی خدا۔ یا خدا کا بیٹا تھا۔ وُہ نبی تو درکنار خود رسُول اگر تھا۔ وغیرہ۔ تیسری قوم مسلمان تھی۔ جو حضرت مسیح کی نبوت کے اقراری ہیں۔ مگر کس طرح اسی خاتم النبیین۔ فخر المرسلین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق سے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ پس دُنیا کی تین قومیں جو کہ حضرت مسیح کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے یہودیوں کا یہ دعوےٰ باطل ہے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح پر ایمان کیا لانا تھا۔ ہم نے تو ان کو قتل کر دیا۔ عیسائیوں کا دعوےٰ الوہیت مسیح بھی غلط ہے۔ صرف خاتم النبیین کی امت ہی ان کو نبی تسلیم کرتی ہے ؛؛

پس وما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے۔ کہ بے شک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ لیکن رسُول اللہ ہونے کی وجہ سے اپنی امت کا روحانی باپ ہے اور محمد صرف ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہم کی طرح رسول ہی نہیں۔ بلکہ اسکی افضلیت دیگر انبیاء پر یہ ہے کہ خاتم النبیین بھی ہے۔ یعنی اس کی مہر نبوت (تصدیق) سے گزشتہ اور آئندہ انبیاء کی نبوتوں کی پرکھ جا سکے گی۔ غرضیکہ ہم مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کر سکتے ہیں۔ اور اس کا ذکر مشہور کتب احادیث میں وارد ہوا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جو گوشت کا ٹکڑا تھا۔ اور اس کی شکل انگوٹھی نما تھی۔ اس لئے صحابہ اس کو خاتم نبوۃ کہتے تھے پس انگوٹھی کو خاتم کہا جا سکتا ہے۔ اور خاتم سے بطور مہر تصدیق کا کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس امر کو واضح کر دیا ؛؛

(خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ۔ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سورۂ حجر میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی

(۱)

تفسیر کبیر کا روحانی اثر

میں نے تفسیر کبیر کی ایک بہت بڑی روحانی تاثیر یہ محسوس کی ہے۔ کہ اس کے مسلسل مطالعہ کے نتیجہ میں ذہن میں ایک جلا پیدا ہو جاتی ہے۔ اور معارف کھلنے لگتے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قوت قدسیہ ایک معجزہ ہے۔ جس کا تجربہ ہر شخص بہ آسانی کر سکتا ہے۔ جس طرح تیز رفتار گاڑی پر چڑھنے کے بعد وہی رفتار مسافر کی بھی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تفسیر کبیر کی سیر روحانی کے بعد عقل و ذہن میں ایک خاص رَو پیدا ہو جاتی ہے جو سالک کی روحانی استعداد کے لحاظ سے قائم رہتی ہے۔

میں نے کئی بار اس کا تجربہ کیا ہے حال ہی میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو دعا کرنے کی نصیحت کی۔ تا کہ اللہ تعالےٰ موجودہ فتن کے ایام میں آپ کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔ تو مجھے سورہ کہف کے مطالعہ کے وقت یہ بات صاف طور پر معلوم ہوئی کہ مندرجہ ذیل آیت میں ایسے ہی وقتوں کے لئے یہ دعا موجود ہے۔ اس وقت میں تفسیر کبیر پڑھ رہا تھا۔ آیت شریفہ یہ ہے اذ اوی الفتیۃ الی الکھف فقالوا ربنا اٰتنا من لدنک رحمۃً وھیّئ لنا من امرنا رشدا۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ مستقبل قریب میں جماعت احمدیہ پر کیسی سخت گھڑی آنے والی ہے مگر سورہ کہف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اسی طرح فتح دے گا جیسے اس نے مومن نصرانیوں کو فتح عطا فرمائی تھی۔ اب میں اپنا دوسرا تجربہ بیان کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بخدا قرآن کریم کو ثریا پر سے دوبارہ اہل عالم کے لئے لائے۔ آپ ہی کے بتلائے ہوئے روشن و محکم اصول کی روشنی میں اور حضور علیہ السلام ہی کے فیضان جاریہ کی برکت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم کی وہ وہ تفسیریں بیان کی ہیں کہ یہ عظیم و جلیل کتاب صحیح معنوں میں صحیفہ حیات ثابت ہوتی ہے۔ اس کی تعلیم علم النفس کے عوامض کی تشریح کرتے ہوئے اصلاح روح و اخلاق کی سعی کامیاب کرتی ہے۔ اس کا دستور ارتقائے نسل انسانی کا پاس کرتے ہوئے قوانین اقتصاد و سیاست و تمدن پیش کرتا ہے۔ اس کی معجز نما پیشگوئیاں عروج و زوال اقوام سے بحث کرتی۔ اور انقلاب الامم کے راز فاش کرتی ہیں۔ یہ ماضی حال اور مستقبل کے لئے امام و رحمت ہے۔ انسانیت عظمےٰ کے لئے اس سے بہتر کوئی دینی و دنیاوی ہدائت نامہ نہیں ملت اسلامیہ کے لئے قرآن ہی میں ہر فیض و برکت ہر سعادت و رحمت موجود ہے۔ جس طرح اس کتاب مقدس نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے صحابہ کرام کے لئے تسکین و ہدائت و عظمت کا پیام پیش کیا تھا۔ اسی طرح آج بھی اٰخرین منھم کے لئے یہ باعث راحت و رہبری و شوکت ہے۔ جس طرح اس کتاب مبین نے فتح مکہ کی نوید جانفزا دی تھی جس طرح اس کی آیات نے قیصر و کسرےٰ کو انذار ہلاکت و بربادی پیش کیا تھا۔ جس طرح اس نے ایک عالم نو کے قیام کا مژدہ انسانیت کو سنایا تھا۔ اسی طرح انسانیت کے اہم ترین دور کے لئے بھی یہ فرقان حمید بشارت و انذار بڑی شان کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

قرآن واقعی بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ ظاہراً و باطناً یہ ام الکتاب صرف کل کی ہی چیز نہیں۔ یہ آج کی بھی شئے عظیم ہے۔ یہ زندہ کتاب ہے۔ جس نے آجکل کے واقعات عالم پر بھی ایک مکمل تبصرہ پیش کیا ہے۔ سانحات عظیمہ کی پیشگوئی کی ہے۔ اور اقوام موجودہ پر سچی اور کھری تنقید کرتے ہوئے ان کی فلاح و نجات کا سیدھا راستہ بتایا ہے اس میں صرف قریش مکہ اکاسرہ و قیاصرہ کی ہی تقدیر آشکار نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے ذریعہ یورپ و ایشیا و نازیت و جمہوریت کی قسمتوں کا بھی فیصلہ سنایا گیا ہے۔

فتنۂ دجال سے بچنے کا طریق

محمد عربی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنۂ دجال سے بچنے کے لئے نیز اس کے انجام کے متعلق غور کرنے کے لئے ہمیں سورۂ کہف کی دس پہلی اور دس پچھلی آتیں تلاوت کرنے کا ارشاد فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیر المومنین کی تفاسیر نے دنیا کے سامنے عصر حاضر کے انقلابات کے متعلق قرآنی بیانات تبشیر و انذار کو خوب واضح کر کے پیش کیا ہے۔ غرض نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام علیہ السلام ہی نے اپنی امت کو بتا دیا تھا۔ کہ قرآن کریم میں آئندہ زمانے کے لئے بھی ہدائت مکمل موجود ہے۔ اور پھر جب ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا زمانہ آیا تو خدائے تعالےٰ نے ظلِ محمد حضرت احمد علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ وضاحت و تفصیل کے کام کو پورا کرایا۔ اللھم صل علی محمد و آلِ محمد پر برکت و سلام نازل فرمائے۔

اب آئیے میں اپنے تجربہ کی وضاحت کرنے کی کوشش کروں۔ میں تفسیر کبیر سورۂ حجر کے تحت پڑھ رہا تھا۔ کہ مجھ پر چند انکشافات ہوئے۔ اور وہ یہ ہیں۔

سورۂ حجر کا خلاصہ

سورۂ حجر میں فتح مکہ اور بعد کی فتوحات کی پیشگوئی ہے۔ نئے آسمان روحانی کے قیام و استحفاظ اور نئے نظام ارضی و سماوی کی تخلیق و توسیع کے وعدے ہیں نیز شیاطین و سرکش ظالمین کی تباہی کی وعید ہے۔ ان امور کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شاندار تفسیر فرمائی ہے۔ بین السطور اور بہت کچھ پایا جاتا ہے۔ پوری سورۃ اور اس کی تفسیر کے مطالعہ کے بعد نیز حضرت امام کی اور کتابوں کے فیض سے مجھ پر یہ کھلا کہ اس سورۃ شریفہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت کی پیشگوئی بھی ہے۔ اس سورۃ کے مخاطب اول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا واقعہ اور انا نبشرک بغلٰمٍ علیمٍ۔ یونہی بے ربط درمیان میں نہیں آگیا۔ بلکہ نہائت موزون طور پر آیا ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غلٰمٍ علیم کی بشارت دی گئی تھی۔ بالکل اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی غلٰمٍ علیم کی بشارت دی گئی۔ علم کا مقام ارفع نبوت ہے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا۔ اسی طرح وما محمد ابا احدٍ من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی توضیح کی روشنی میں اسی ذات پاک نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشرت روحانی اولاد عطا کی۔ اور ان کے ایک روحانی بیٹے کو مقام نبوت تک پہونچایا الحمد للہ علیٰ ذالک

اگر یہ معنی نہ کئے جائیں تو قوم لوط قوم حجر اور قوم ایکہ کے عذاب کا بیان تو قریش مکہ کی عبرت کے لئے موزون و مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اولاد کی بشارت کا بیان بالکل انمل بے جوڑ ہو جاتا ہے۔ جو قرآن حکیم کی شان کے خلاف ہے۔ یہ نکتہ خاص بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا ہے۔ کہ قرآن کریم ایک نہائت ہی مربوط کتاب ہے۔ یہ ایک کل ہے۔ جس کے اجزا موتی کی لڑی کی طرح حسن و موزونیت معنوی و لفظوی کے ساتھ آراستہ ہیں۔

غرض اس معنی سے گنجائش انکار نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تسکین دی۔ کہ تیرے ذریعہ تو نیا نظام قائم ہو گا ہی اور پھر جب آخری زمانے میں غلبہ شیطان ہو گا تو تیرے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ پھر سے احیائے دین بھی ہو گا۔

غلٰمٍ علیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی بھی ہے۔ وہ

163

جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم جب بڑھاپے کو پہنچ گئی۔ تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اس پابہ گور قوم میں ایک غلام حلیم کے ذریعہ حیات تازہ ڈالی تھی۔ اور انسانوں کے درمیان ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین پیدا کرے گا۔ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔

مجھ پر یہ بھی کھلا۔ کہ اس سورہ کے مخاطب ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اور اس نقطۂ نظر سے حیرت انگیز طور پر یہ سورہ شریفہ ہمارے زمانہ کے لئے پیشگوئی و ہدایت کا کام دیتی ہے۔ یہ سورہ احمدیوں کے لئے، پیغامیوں، غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے لئے ایک زبردست نشان اور پر جلال فرقان ہے ملاحظہ ہو۔

سورہ حجر کا مطالعہ کیجئے۔ اور اس کے بیانات کے ربط و تنظیم کو دیکھئے جائے۔ اور پھر دیکھئے کہ عصر حاضر اور مستقبل قریب ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے یا نہیں یہ ایک کامل کتاب اور اپنے مطالب کو خود ہی واضح کر دینے والے قرآن کی آیات ہیں؟ اس انذار کے بعد اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کے دل کی وہ کیفیت بیان فرماتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کی فتح کا ایک اہم نفسی پس منظر پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر غیر مسلموں کے حال کی شوکت کا نقشہ ہے۔ گویا یہ پیش منظر ہے

اکل و شرب۔ سود و نفع اور جھوٹی امیدیں پھر مستقبل کی ہلاکت جو حال کے منطقی نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہے۔ کافروں کے لئے وعید ہے

کفر و اسلام کی جنگ

آج بھی اسلام اور کفر کی جنگ کا نقشہ وہی ہے جو ساڑھے تیرہ سو سال قبل تھا۔ اسلام کی ارفع تعلیم کا وقتی احساس غیر مسلموں کو ہوتا ہے۔ مگر وہ اپنی ترقی کے نشہ میں مست و بے خود ہیں۔ اور اسلامی عقائد پر وہی پرانے اعتراضات زور شور سے کر رہے ہیں۔ جو محض ضد اور تعصب کی بنا پر ہوتا ہے۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی وحی و الہام پر جنون اور Hallucination کی تہمت لگاتے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے مکذب بھی یہی اوچھے ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔

نزول ملائکہ کا تجربہ

مغربی مکذب و مکفر تو نزول ملائکہ کا اس طرح تجربہ کرنا چاہتا ہے جیسے ملائکہ oxygen یا اور کوئی طبعیاتی وجود ہوں۔ اور ایشیائی طنز و طعنہ کے طور پر یہ اعتراض کرتا ہے کہ۔ لوما تاتینا بالملٰئکۃ ان کنت من الصّٰدقین۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ کہ نزول ملائکہ کا تجربہ کرنے کے لئے بھی ایک علیحدہ قانون حقہ ہے۔ اس طرح اثر ملائکہ کا علمی و عملی تجربہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر تمسخر کرنے والوں اور تکبر کرنے والوں کے لئے بھی فرشتے اترتے ہیں۔ اور وہ وقت عذاب ہوتا ہے جسے کوئی طبعیاتی قانون روک نہیں سکتا۔ آئندہ کی شاندار آیت میں دونوں طرح کے نزول ملائکہ کا پرعظمت و جلال دعوےٰ کیا۔ اور شوکت اسلام کی پیشگوئی فرمائی۔ اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُون۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تاریخی شواہد پیش کرتا ہے اس سنت الاولین کے حوالہ کے بعد ایک نفسی امر ذہنی دلیل بیان فرماتا ہے کہ جس طرح مادی دنیا میں تدریجی علم و تجربہ کا قانون کام کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں بھی۔ گراموفون اور ہوائی جہاز کو جادو سمجھنے والے گنوار اور جاہل لوگ

بکثرت ہیں۔ بات یہ ہے کہ علم سے دماغ کو رفتہ رفتہ مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اور لطیف کیمیاوی اور طبعیاتی تجربات تو اچھے خاصے لوگوں کے لئے جادو ہیں دور دراز کے ستاروں کی شعاعوں کے اثرات کا تجربہ تو چند ہی علماء کے بس کی بات ہے۔ اسی طرح ملائکہ کے اثرات کے تجربہ کے لئے تدریجی روحانی ترقی

کی ضرورت ہے۔ جب تک دل میں اس سے مناسبت نہ ہو۔ بات سمجھ نہیں آسکتی۔ اور کفار کو الٰہی علوم سے اس قدر بعد ہے۔ کہ روحانی تجربات اور نظاروں کو وہ جادو اور سحر کہنے لگیں گے یا کسی نفسی بیماری کا نتیجہ۔

ناچیز سید اختر احمد لیکچرار اردو پٹنہ یونیورسٹی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعت نے اخبار الفضل میں چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق پڑھ لیا ہوگا۔ کہ یہ چندہ ۳۰ نومبر ۱۳۲۱ء تک داخل ہو جانا چاہئے۔ تاکہ جلسہ کے ابتدائی اخراجات میں دقت نہ ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بہت سے عہدیداران جماعت نے وصولی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ چنانچہ ۲۴۰۰۰/ کے بجٹ کے مقابلہ میں اس وقت تک صرف ۵۲۸۰/ روپے وصول ہوئے ہیں۔ یہ رقم نسبتاً بہت ہی قلیل رقم ہے۔ لہٰذا اب جبکہ صرف ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے امید ہے۔ کہ احباب اور عہدیداران جماعت زیادہ کوشش کر کے اس کمی کو پورا کر دیں گے۔

واضح رہے۔ کہ اب چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام کی طرح لازمی چندہ ہو گیا ہے۔ اور اس صورت میں اگر جماعتوں کی طرف سے بجٹ پورا نہ ہوا۔ تو مشاورت پر ان کے نام بقایہ داروں کی فہرست میں پڑھے جائیں گے۔

پس جملہ عہدے داران کو چاہئیے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے فوری اور ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

طبیہ عجائب گھر کی خصوصیات

عبدالرحیم صاحب شبلی (بی کام) مدیر جام و عالمگیر لاہور لکھتے ہیں:۔ "مجھے طبیہ عجائب گھر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے اس مختصر سے عجائب گھر میں قیمتی مفردات و مرکبات کی ایک حیرت انگیز دنیا آباد پائی۔ مجھے ان چیزوں میں طبّی کی بہ نسبت ادبی دلچسپی زیادہ محسوس ہوئی۔ کیونکہ طبیہ عجائب گھر میں ایسے نادر الوجود جواہر بکثرت موجود ہیں۔ جن سے ادبیات میں تشبیہ و تلمیح کا کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً سنگ یشب۔ عقیق۔ لعل۔ زمرد۔ لاجورد نیلم وغیرہ لہٰذا میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ادیب اور جرنلسٹ کو یہ عجائب گھر زندگی میں کم سے کم ایک مرتبہ ضرور دیکھنا چاہئیے۔ باقی رہے مفردات و مرکبات تو ان کے خالص ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ محترم حکیم عبدالعزیز خان کو صاف ستھری چیزیں اکٹھی کرنے کا خبط ہے۔ الغرض یہ عجائب گھر اس قابل ہے۔ کہ حاجتمند اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۴۲ء عبدالرحیم شبلی بی کام

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی نہیں دیکھنے پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج "ہمدرد نسواں" جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے۔ قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بہار

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۲۵ر اگست سے ۳۰ر ستمبر تک چار مقامات کا دورہ کیا۔ نو لیکچر دیئے۔ ۱۶۰۔ احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۲۷ بار تربیتی و تبلیغی درس دیئے۔ صوبہ اڑلیسہ کا دورہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ختم ہو چکا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین کس نے بیعت کی۔

بھدرواہ

مولوی محمد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۲۳ر اگست سے ۳ر اکتوبر تک چھ لیکچر دئے اور ایک مناظرہ کیا۔ ۱۵۵۔ احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۳۰۰ بار درس دیا۔ آٹھ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۳۰ میل پیدل سفر کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک شخص نے بیعت کی اور ایک قریب ہے۔

سرگودھا

مولوی محمد دین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۸ سے ۱۸ ستمبر تک۔ سات مقامات کا دورہ کیا۔ بیس معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پانچ احباب نے بیعت کی

سانادھن

بشیر احمد صاحب کی رپورٹ ہے۔ کہ ۱۴ سے ۲۰ ستمبر تک بچوں کو یسرنا القرآن اور

نماز پڑھائی گئی۔ تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ اور احباب جماعت کی تربیت کا کام ہوتا رہا۔ ۱۴ر اگست کو یہاں مولوی عبد المالک خان صاحب نے لیکچر دیا۔

گجرات

مولوی عبد الغفور صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یکم سے ۱۶ر ستمبر تک سات لیکچر دیئے اور ۱۳۔ درس دیئے۔ ۲۰۵۔ کس کو انفرادی رنگ میں تبلیغ کی۔ ۱۶۱۔ میل سفر کیا۔

بنگال

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے یکم سے ۳۰ر اگست تک سات لیکچر دئے۔ چودہ مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۳۳۔ کس کو

علیہ السلام۔ فضیلت اسلام۔ حیات و وفات مسیح ؑ۔ صداقت موعود کل ادیان۔ وغیرہ مواضع پر لیکچر ہوتے رہے۔ پانچ تربیتی لیکچر بھی دیئے۔ مولوی خورشید احمد صاحب بجا ہار لیکچر دیتے تھے۔ ہر لیکچر کے بعد سوالات کا موقع دیا جاتا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ یہ ہفتہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

مالا بار

مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۵ سے ۲۱ر ستمبر تک ایک لیکچر دیا۔ تین کس کو ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ روزانہ درس دیتا رہا۔ اور اخبار "الفضل" کے مضامین کا ترجمہ سناتا رہا۔ اس ماہ کے رسالہ کے لئے دو مضامین تیار کئے۔

کشمیر

شاہجہان پور میں تربیتی لیکچر دیئے۔ اور ایک خطبہ پڑھا۔ ایک احمدی دوست کی لڑکیوں کے لئے رشتے بھی تجویز کئے۔

ضلع گجرانوالہ

مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی لکھتے ہیں۔ کہ مختلف مقامات پر دس لیکچر دئے۔ جن میں سے بعض تربیت کے متعلق تھے۔ ضلع گجرات موضع لنگے میں بھی جلسہ میں شریک ہوا۔ اور دو لیکچر دئے۔ منگلیوں میں بھی ایک لیکچر دیا۔ اور ایک مناظرہ کیا۔

ضلع فیروز پور

قاضی محمد نذیر صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۲ر اگست سے ۱۷ر ستمبر تک موگا زیرہ اور فیروز پور میں کام کیا۔ موگا کے جلسہ میں دو تقریریں کیں۔ اور زیرہ میں فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضائل اسلام اور ختم نبوت کی فضیلت کے موضوع پر تین تقریریں کیں۔ قریباً آٹھ غیر احمدیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ فیروز پور کے جلسہ میں دو تقریریں کیں۔ اس کے بعد لاہور آ گیا مسجد احمدیہ میں مسئلہ کفر و اسلام کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ یہاں سے لنگے ضلع گجرات کے جلسہ میں چلا گیا۔

اضلاع سرگودھا۔ گجرات۔ جہلم

ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک دورہ کیا۔ جس میں چار لیکچر تو ڈپٹی کمشنر صاحبان کی صدارت میں دئے

کاغذ کی ہوشربا گرانی

کے باعث آپ کے لئے ضروری ہے۔ کہ "الفضل" کے چندہ کی بروقت اور باقاعدہ ادائیگی فرماویں

پرائیویٹ ملاقاتوں میں تبلیغ کی۔ سات بار درس دیا۔ احباب میں فوجی بھرتی کی تحریک بھی کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دو احباب نئے جماعت میں داخل ہوئے

اود ے پور کنٹ (یو۔ پی)

بہادر خان صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی فضل دین صاحب مبلغ یہاں آئے تھے۔ اور تربیت جماعت کے لئے کام کی بنیاد ڈال گئے۔ اب یہاں ایک مدرسہ قائم ہے جس میں آٹھ لڑکیاں اور تین لڑکے پڑھتے ہیں۔ دو تین مستورات بھی پڑھتی ہیں ہفتہ وار اتوار کو تربیتی جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں تقریریں ہوتی ہیں۔ مہینہ میں ایک جلسہ نواحی علاقہ میں کیا جاتا ہے۔

ٹھروہ (سیالکوٹ) میں تبلیغی جلسہ

چودہری سردار خاں صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۷ سے ۱۴ ستمبر تک تبلیغی ہفتہ منایا گیا روزانہ شام کو دو گھنٹہ تک بعثت مسیح موعود

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۲۲ر اگست سے ۱۷ر اکتوبر تک قریباً سولہ مقامات کا دورہ کیا۔ سات لیکچر دئے۔ اور جمعہ کے دو خطبات پڑھے۔ قریباً ۳۵۰ میل سفر کیا۔ ۲۸۰ کس کو ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ ۲۴ درس دئے۔

علاقہ بریٹ

مولوی عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۲۱ر سے ۳۰ ستمبر تک چار مقامات کا دورہ کیا۔ تین تقریریں کیں۔ قرآن مجید پڑھاتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پانچ احباب داخل سلسلہ ہوئے۔

یو۔ پی

مولوی فضل دین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ماہ ستمبر میں میں نے پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ روزانہ مردوں اور عورتوں میں درس دیتا رہا۔ غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے

میک لائٹ
اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B. 66

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے اور وہ علاج اکسیر شباب ہے اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔

قیمت تیس خوراک ہ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۶۲ :- منکہ رحمت خان ولد نواب قوم ٹک پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء۔ ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{42}$-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ اراضی تعدادی کل ۱۵ کلہ ۷ کنال نہری مزروعہ ہے جس میں سے ۶ کلہ ۳ کنال ٹپہ پر ہے۔ اور یہ پٹہ ایک قرضہ کی ادائیگی کیلئے ۱۱ سال کیلئے پٹہ پر دی گئی تھی جس میں سے ۸ سال کا عرصہ گذر چکا ہے، اور تین سال باقی ہے (۲) دو کلہ ۶ کنال بھی پٹہ پر ہے۔ اور اس کی میعاد ابھی ۸ سال باقی ہے۔ یہ میعادیں گذرنے کے بعد یہ پٹہ فک ہو کر اراضی تمام میرے قبضہ میں آجائیگی۔ باقی اراضی ۶ کلہ ۳ کنال میں نے اپنی ہمشیرگان کو دی ہوئی ہے۔ اور تین بیگہ اپنی والدہ کو دی ہوئی ہے۔ اور تین بیگہ اپنی اہلیہ آمنہ بی بی کو مہر میں دی ہوئی ہے۔ اسوقت باقی چھ بیگھے میرے قبضہ میں اراضی زیر کاشت ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان معہ صحن ۳۲۵ روپے۔ ایک مکان سفیدہ شہر کوٹ مومن میں قیمتی ۵۰ روپے ہے۔ اندازاً ۲۰۷ روپے مختلف لوگوں کا میرے پر قرضہ ہے۔ ان قرضہ جات کی ادائیگی کے بعد جو جائیداد باقی ثابت ہو۔ اسکے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو آمد اس اراضی سے یا کسی اور وجوہ سے ہوگی۔ اس کے بھی $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو رقم اپنی زندگی میں ادا کرونگا۔ وہ حصہ وصیت سے منہا سمجھی جائیگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اراضی مندرجہ بالا مزروعہ کی قیمت کا اندازاً ۵۰۰ روپے فی ایکڑ ہے۔

العبد :- رحمت خان (نشان انگوٹھا) کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔ گواہ شد :- محمد حیات سکنہ ادرحمہ گواہ شد :- میاں خدا بخش سکرٹری انجمن احمدیہ ادرحمہ

نمبر ۶۲۸۷ :- منکہ صالحہ فاطمہ بنت فضل محمد صاحب قوم رجرا عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{42}$-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی ۵ تولے مبلغ ۲۵۰ روپے زمین محلہ دارالبرکات میں ۱۰ مرلے قیمت مبلغ دو صد روپے۔ زیور نقرئی ایک سیر قیمت تیس روپے۔ مہر مبلغ چار صد روپیہ جو دو دکان کی صورت میں مندرجہ بالا زمین پر تعمیر ہے۔ کل قیمت بمع پارچات وبرتن ہائے خوردنی مستعملہ نرخ مبلغ نو صو روپیہ ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ :- صالحہ فاطمہ بقلم خود۔ گواہ شد :- سمیع اللہ ولد ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم پسر موصیہ۔ گواہ شد :- فضل محمد والد موصیہ کاتب وصیت :- عبد الرحیم احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری قادیان۔

نمبر ۶۲۶۳ :- منکہ آمنہ بی بی زوجہ رحمت خاں ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{42}$-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر میں اپنے خاوند سے اراضی تعدادی ۳ بیگہ مزروعہ لے چکی ہوں جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰ روپے فی ایکڑ ہے۔ کل اراضی قیمتی ۵۰۰ روپے کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر بعد میں کوئی جائیداد ہوگی۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو رقم اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ وہ وصیت سے منہا سمجھی جائیگی۔ اگر کوئی ماہوار یا سالانہ یا ششماہی آمدنی ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور آمدنی کا حصہ ادا کرتی رہونگی۔

الامۃ :- آمنہ بی بی اہلیہ چوہدری رحمت خان صاحب کوٹ مومن (نشان انگوٹھا)۔ گواہ شد :- رحمت خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- خدا بخش سکرٹری انجمن احمدیہ ادرحمہ۔

نمبر ۶۲۶۶ :- منکہ عبد السلام ولد عبد اللہ خان قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر $\frac{1}{2}$ ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کھٹہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیریوالا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{42}$-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ذاتی طور پر کوئی نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمد تنخواہ بذریعہ ملازمت ۴۶ روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- عبد السلام فٹر بقلم خود جبل پور نیا محلہ معرفت بابو غلام مصطفےٰ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ جبل پور گواہ شد :- غلام احمد نیا محلہ جبلپور۔ گواہ شد :- غلام مصطفےٰ نیا محلہ جبل پور

نمبر ۶۲۶۷ :- منکہ برہان محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{42}$-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد ذاتی طور پر نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ بذریعہ ملازمت کے ۴۶ روپے ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد :- برہان محمد معرفت بابو غلام مصطفےٰ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نیا محلہ جبل پور۔ گواہ شد - عبد السلام فٹر گواہ شد :- غلام مصطفےٰ نیا محلہ جبل پور

نمبر ۶۲۷۱ :- منکہ راج محمد ولد زلفو قوم ڈبدھانہ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ہیچر گ ڈاکخانہ ہندواڑہ ضلع بارہ مولا کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{42}$-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان سکونتی ایک عدد قیمتی دو صد روپیہ۔ زمین آباد ۲۸ کنال قیمتی ۴۰۰ روپے زمین غیر آباد ۱۱ کنال ۲۲ روپے۔ گھوڑی ایک قیمتی ۵۰ روپے۔ بھیڑ بکری ۱۴ عدد قیمتی ۱۰۰ روپے مکان اور منقولہ جائیداد جو ۳۵۰ روپے کا دسواں حصہ مبلغ ۳۵ روپے نقد ادا کر دونگا اور زمین میں سے ایک قطعہ ۴ کنال جس میں ایک درخت سیب ہے اور جو مسجد احمدیہ ہیچر گ۔ اور میرے سکونتی مکان کے درمیان واقعہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ یا وقف رکھونگا جیسی صورت سہل و ممکن ہو۔ میرے وارثوں کو اس قطعہ کے ساتھ کوئی دخل نہیں ہوگا۔

نوٹ :- جو چار کنال وقف رہیگا۔ وہ دوسری زمین سے زیادہ اچھا اور با موقعہ ہے اس لئے وہ چار کنال ۴۲۲ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی نسبت رکھتا ہے۔

العبد :- راج محمد ولد زلفو بقلم خود گواہ شد :- جبار بٹ ساکن لک پورہ گواہ شد :- سلام دین ولد پیر محمد ہیچر گ کشمیر

نمبر ۶۲۷۰ :- منکہ نور زینب زوجہ قریشی عبد الغنی صاحب قوم قریشی عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{42}$-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف ایک مکان واقعہ محلہ دارالبرکات شرقی ہے۔ جس کی قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور کوئی نہیں۔

الامۃ :- بقلم خود نور زینب گواہ شد :- قاضی عبد الرحیم بھٹی اودرسیر گواہ شد :- قریشی عبد الغنی بقلم خود خاوند موصیہ میک ورکس قادیان۔

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

پچاس قرص ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۸ اکتوبر۔ جرمنوں کا لشکر جرار سٹالن گراڈ کی شمال مغربی بستیوں پر زبردست حملہ کر رہا ہے۔ اس حملہ کے نتیجہ میں جرمنوں نے مزدوروں کی ایک بستی پر قبضہ کر لیا۔ اور اب وہ روسی فوجوں کے بازوؤں پر حملہ کر کے شمال اور جنوب میں گھس جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمن مزید آگے بڑھنے میں ناکام رہنے پر اپنی فوجوں کو نئے سرے سے منظم کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے پے در پے پچیس حملے کئے۔ ان میں سے ایک حملہ میں جرمنوں نے ایک ڈویژن اور ایک سو ٹینکوں کو جھونک دیا۔ اسکے بعد جرمن گھیرا ڈالنے والی اور پیدل فوجوں کی تازہ دم کمک لے آئے۔ جرمنوں نے آخری حملہ دو پیدل فوجوں اور ستر ٹینکوں سے کیا۔ لیکن روسیوں نے جرمنوں کے چالیس ٹینکوں کو آگ لگا دی۔ اسکے ساتھ ہی جرمنوں نے خوفناک ہوائی حملہ کیا۔ جرمن ہوائی بیڑے نے قطاروں میں آ آ کر بم باری کی۔ کل جرمن جہازوں نے سٹالن گراڈ پر کم از کم ایک ہزار حملے کئے۔ سٹالین نے روسیوں کے نام ایک پیغام شائع کرتے ہوئے کہا کہ پوری طرح سے نفرت کئے بغیر دشمن کو شکست دینا ناممکن ہے۔ سٹالن گراڈ کی لڑائی شروع ہوئے تین ماہ ہو چکے ہیں۔ اور یہ پیغام اس لڑائی کے ایک بیحد نازک دن پر شائع ہوا ہے۔ اس پیغام کے نیچے اخبار "ینگ کمیونسٹ آرگن" نے متعدد نوجوان کمیونسٹوں کا ایک خط شائع کیا ہے۔ جس میں نوجوانوں نے حلف اٹھایا ہے کہ ہم مر جائینگے مگر سٹالن گراڈ کی حفاظت سے نہیں ہٹینگے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نازی میجنو لائن کی توپیں مغرب کی طرف کر رہے ہیں اور سارے مقبوضہ فرانس میں طیارہ شکن توپیں گاڑ رہے ہیں۔ دشمن میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے غبارو ں کا جال لگایا گیا ہے۔ یہ طیاریاں اتحادیوں کے حملہ کے خطرہ کے پیش نظر کی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ وزیر بحر کرنل ناکس نے آج پریس کانفرنس میں سالومنز کی لڑائی کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ صرف یہ کہا کہ وہاں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتحادی فوجیں آہستہ آہستہ اورن سٹینلے کی پہاڑیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے نواب ممدوٹ صدر پراونشل مسلم لیگ کو لکھا تھا کہ وہ نیشنل وار فرنٹ کی ڈپٹی لیڈر شپ سے مستعفی ہو جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب ممدوٹ نے نیشنل وار فرنٹ کی ڈپٹی لیڈر شپ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کے بیان کے مطابق وشی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکر پر لڑائی کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اپنے انگریزی براڈ کاسٹ میں اس مبہم اعلان کی تفاصیل بیان نہیں کیں۔ ٹوکیو اور وشی سے ڈاکر میں نقل و حرکت کی جو افواہیں اڑائی جا رہی ہیں۔ ان کے متعلق لنڈن میں کوئی علم نہیں۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اوون سٹینلے کی پہاڑیوں میں لڑائی جاری ہے۔ اتحادی فوجیں بازوؤں پر بھی حملے کر رہی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے تھوڑا سا علاقہ خالی کر دیا ہے۔ فریقین کی فوجیں موٹریں استعمال کر رہی ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے بونا اور دریائے ممباری کے کنارے جاپانیوں کے ٹھکانوں پر بم باری کی۔ پرتگالی تیمور میں بھی بم باری کی گئی۔ جہاں جاپانیوں کے ایک بڑے جہاز کو آگ لگ گئی۔

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ بھاری تعداد میں جاپانی فوجیں گوڈال کینال میں اتر پڑی ہیں۔ وہاں خشکی پر لڑائی ہو رہی ہے۔ اور امریکی مورچوں پر گولہ باری ہو رہی ہے۔ جزیرہ شارٹ لینڈ کے نزدیک بھاری تعداد میں جاپان کے سمندری جہاز دیکھے گئے۔ ایک جاپانی کروزر پر ایک تارپیڈو نشانہ کی سیدھ پر گرا۔ گوڈال کنال میں دشمن کا توپ خانہ ہمارے مورچوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ جب تک مسلم لیگ پارٹی یا ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی کسی خاص فیصلہ پر نہیں پہنچ جاتی وزارتی صورت حال میں کوئی اہم تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی۔ ہندو پارٹی نے آج سیٹھ پرتاب رائے اور مسٹر نچلداس وزیر الٰہی سے بات چیت کی اور اس خط پر غور و خوض کیا جو سر غلام حسین ہدایت اللہ نے سیٹھ پرتاپ رائے کو لکھا تھا۔ سر غلام حسین نے اس خط میں ہندو پارٹی کو وزارت میں شامل ہونے کی باقاعدہ دعوت دی ہے۔ ہندو پارٹی کے نمائندوں اور سر غلام حسین میں کل ملاقات ہوگی۔

چنگکنگ ۱۸ اکتوبر۔ چین کے سیاسی حلقوں کو اس امر پر افسوس ہے کہ چین کے نئے ایجنٹ جنرل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بہت جلد ہندوستان واپس جانا پڑا۔ وہ چین میں صرف پانچ مہینے ٹھہرے مگر اس عرصہ میں انہوں نے چین اور ہندوستان کے آپس کے تعلقات کو بڑھانے میں بہت کامیاب حصہ لیا۔ اب اس کو مزید ترقی دینے کیلئے ہندوستان سے بعض طالب علم چین بھیجے جائیں گے۔ اور چین سے ہندوستان آئیں گے۔

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ گورنمنٹ میسور نے حکم دیا ہے کہ حکومت کی اجازت کے بغیر آئندہ گیہوں اور گیہوں سے بنی ہوئی کوئی چیز ریاست سے باہر بھیجی نہیں جا سکتی۔

کرنال ۱۸ اکتوبر۔ کرنال کے ڈپٹی کمشنر نے کنزی میں فوجی بھرتی کے متعلق ایک تقریر کی جسکے بعد لڑائی کے لئے سات ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ اور بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کیا۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مشرق وسطیٰ کی اتحادی افواج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل آکنلک جمعرات سے دہلی آئے ہوئے ہیں۔ لیڈی آکنلک بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ آپ وائسرائے ہند کے مہمان ہیں۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ کل آر۔ اے۔ ایف کے طیاروں نے جنوبی یورپ پر ہوائی حملہ کیا۔ ہالینڈ کی سرحد پر واقع کارخانے بھی تاخت کا نشانہ بنائے گئے۔ رائن لینڈ کے صنعتی مراکز کی بھی خوب خبر لی گئی۔ اور کولون میں آگ لگا دی گئی۔

شیلانگ ۱۷ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنر آسام ۱۲ نومبر کو آسام لیجسلیچر کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے۔

مدراس ۱۷ اکتوبر۔ رائل انڈین نیوی کے آفیسر کمانڈنگ ایڈمرل سر ہربرٹ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ جنوبی ہند کے لوگ اچھے رنگروٹ ثابت ہو رہے ہیں۔ آپنے دنیا بھر میں بحری حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ بات مسرت انگیز ہے کہ ہمارے جس قدر جہاز کام آئے ہیں برطانیہ اور امریکہ نے اس سے زیادہ بنائے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دشمن چاہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اتحادی جہاز غرق کرے۔ دوسری طرف اتحادیوں کی کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ نئے جہاز بنائے جائیں۔ امید ہے کہ ہمارا جہازی نقصان بہت جلد کم ہو جائیگا۔ آپنے مزید بتایا کہ بحیرہ عرب میں دشمن آبدوزیں دیکھی گئیں مگر ہمارا نقصان کم ہوا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان آبدوزوں کا قلع قمع کر دیا جائے۔ آپنے کہا کہ ہمارے جہاز قافلوں کی صورت میں جاتے ہیں۔ اسلئے نقصان کم ہوتا ہے۔ ہندوستان کے بیڑے کے بارے میں آپنے کہا کہ ایک دن وہ اتنا مضبوط ہو جائیگا کہ اپنے طویل ساحل کی خود حفاظت کر سکے گا۔ آپنے یہ بھی کہا کہ ہندوستان میں کسی جگہ ایک تارپیڈو سکول کھولا جائے گا۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ جنرل الیگزینڈر نے پچھلے دنوں شام کا دورہ کیا جسمیں آپنے نویں فوج کا معائنہ کیا۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ لنڈن میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سر آغا خان آجکل پیرس میں ہیں۔ اور وہاں ہٹلر کی دعوت پر گئے ہیں۔ فرانس کے سقوط کے بعد سے اسوقت تک آپ اپنی فرانسیسی بیوی اور بیٹے کے ساتھ سوئٹزرلینڈ میں مقیم تھے۔ انڈیا آفس کے ایک افسر نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ ہم یقین نہیں کر سکتے کہ سر آغا خاں جرمنوں کی دعوت پر پیرس گئے ہوں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ان کی بیوی نے ان پر اثر ڈالا ہو۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ چین میں اتحادی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلول آج چین سے اسجگہ وارد ہوئے۔ راستہ میں آپ ایک دن کیلئے رام گڑھ بھی ٹھہرے تھے۔ جہاں چینی فوجوں کو ٹریننگ مل رہی ہے۔

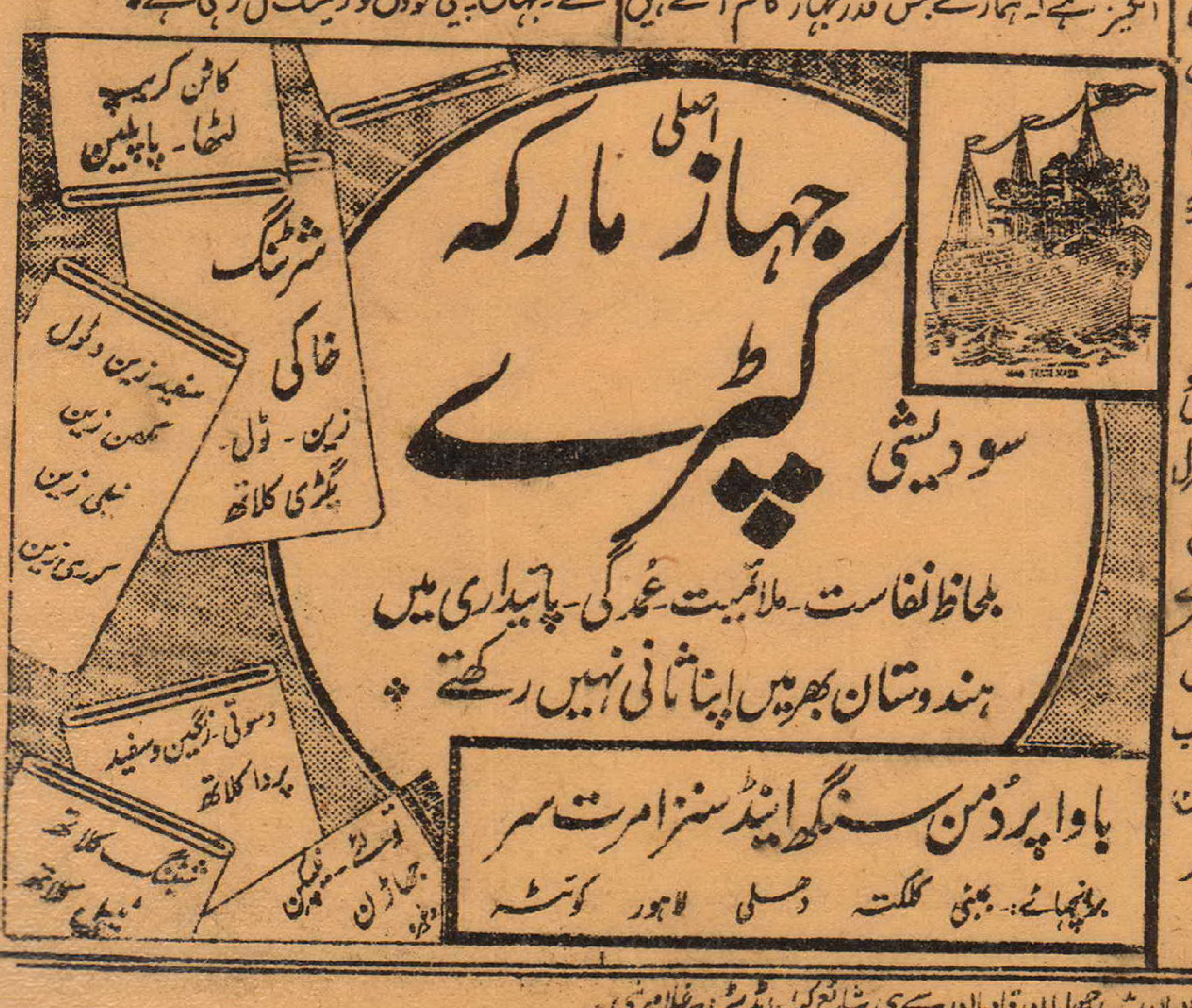

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔